السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ادھار کی بیع کے بارے میں کیا حکم ہے جس میں بیع وشراء کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ سامان اپنی جگہ پر ہی ہوتا ہے، جیسا کہ اس وقت ادھار کی بیع کے سلسلہ میں یہ طریقہ لوگوں میں رائج ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی مسلمان کے لیے نقد یا ادھار کوئی سامان بیچنا جائز نہیں الایہ کہ وہ اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

(لا تبع مالیس عندک) (سنن ابی داود' البیوع' باب فی الرجل بیع مالیس عندہ' ح: **3503**)

"اس چیز کو نہ بیچو جو تمہارے پاس نہ ہو۔"

اسی طرح حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(لا یحل سلف و بیع' ولا بیع مالیس عندک) (سنن ابی داود' البیوع' باب فی الرجل بیع' مالیس عندہ' ح: **3504**)

"ادھار اور بیع حلال نہیں ہے اور نہ یہ حلال ہے کہ ایسی چیز بیچو جو تمہارے پاس نہ ہو۔"

ان دونوں حدیثوں کے پیش نظر خریدار کو بھی چاہیے کہ وہ اس وقت تک کوئی چیز نہ بیچے جب تک اسے اپنے قبضہ میں نہ لے لے کیونکہ امام احمد اور ابوداود نے بھی روایت کیا اور ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ زید بن ثابت سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ سامان کو اسی جگہ بیچا جائے جہاں سے اسے خرید ا گیا ہوتا آنکہ تاجر اسے اپنے مقامات تک نہ منتقل کرلیں"[1] اسی طرح امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے "صحیح" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو بیان فرمایا ہے:

(لقد رایت الناس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبتاعون جزافا یضربون ان یبیعوہ فی مکانہم حتی یووہ الی رحالہم) (صحیح البخاري' البیوع باب من راي اذا اشتري طعاما لخ' ح: **2137**)

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ غلہ کو اٹکل کی بیع کی صورت میں خریدتے تو انہیں اسی جگہ بیچنے پر مارا جاتا تھا یعنی وہ اسے اپنی جگہ منتقل کئے بغیر کیوں بیچتے ہیں۔" اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

---

[1] سنن ابی داود، البیوع، باب فی بیع الطعام قبل ان یستوفی، حدیث: 3499 ومسند احمد: 5/191

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی